نور افشاں لودیانہ

آفتاب صداقت

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

نمبر ۲۶ — مطبوعہ ۲۵ جون ۱۸۹۱ء بروز پنجشنبہ — جلد ۱۹

دستور العمل نور افشاں

قیمت سالانہ اہل شہر سے۔ [illegible]

ایضاً بیرونجات سے مع محصولڈاک۔ [illegible]

دو کاپی سے زیادہ ایک ہی شخص کے نام پر فی کاپی۔ [illegible]

ایک شخص کے نام سات کاپی کے دام وصول ہونے پر ایک کاپی مفت دیجائیگی۔ ہر حالت میں قیمت پیشگی لیجائیگی +

ایڈیٹوریل

پنجاب کا ایک اردو اخبار منی پور کے ان ازدہوں کی نسبت جنکو منی پور والے اپنے دیوتا جانکر پرستش کرتے اور جنکو مقتولین انگلشیہ کا خون نذر گذرانا گیا۔ اور بالآخر انگلش گورنمنٹ کی فوج ظفر موج نے جنہیں توپ سے اوڑا دیا یوں لکھتا ہے کہ "سرکار کی یہہ حرکت قابل مضحکہ ہے" چونکہ وہ ایک ہندو اخبار ہے لہذا اُسنے منی پوریوں کی باطل پرستی سے محض چشم پوشی کرکے۔ اور درپردہ اس مکروہ بت پرستی کی حمایت سے غالباً سرکاری مناسب و معقول کارروائی کو لایق مضحکہ ٹھہرایا ہے۔ لیکن ہماری سمجھ میں اگر اُن مہیب و مکروہ شکل اژدہوں کو توپ سے اُڑایا گیا۔ تو بہت ہی اچھا ہوا کیونکہ وہاں کے عام باشندوں کو معلوم ہو جائیگا کہ یہہ مورتیں جنہیں ہم عظیم و قادر جانکر پرستش کرتے اور نذریں چڑھاتے تھے محض خوار و لاچار اور بیفقدر ہیں۔ یہانتک کہ خود اپنی حفاظت کرنیکی قدرت نہیں رکھتیں چہ جاکہ اوروں کو بچا سکیں اور مدد دیسکیں +

علاوہ ازیں ایسا کرنا سرکار کے لئے کوئی نئی بات نہیں ہے۔ بلکہ بہی خواہان نسل انسان نے جب دیکھا ہے کہ کوئی خاص بنائی ہوئی صورت یا مورت اُنہیں سچے اور زندہ خدا کی پرستش اور محبت میں سد راہ ہے۔ اور عوام کے لئے ٹھوکر کا باعث ہے تو اُسکے نیست و نابود کرنے کو ہمیشہ مناسب اور مصلحت جانا ہے۔ چنانچہ ہم موسیٰ کی کتاب خروج کے ۲۰ باب سے معلوم کرتے ہیں کہ جب لوگوں نے دیکھا کہ موسیٰ پہاڑ سے اُترنے میں دیر کرتا ہے تو اُنہوں نے ہارون کو مجبور اور تنگ کرکے ایک سونے کا بچھڑا بنوایا اور اُسکے آگے سوختنی قربانیاں چڑھائیں اور پوجا۔ اور اُسکے سامنے خوش ہوکے ناچنے گانے لگے لیکن جب موسیٰ پہاڑ سے اُترا اور قوم کا یہہ حال دیکھا تو نہایت رنجیدہ اور غصے ور ہوا۔ اور اُس بچھڑے کو جسے اُنہوں نے بنایا تھا لیا۔ اور اسکو آگ سے جلایا اور پیس کر خاک سا بنایا۔ اور اسکو پانی پر چھڑک کر بنی اسرائیل کو پلایا۔ یہہ صرف اسلئے ہوا کہ بنی اسرائیل جانیں کہ وہ جسے انہوں نے اپنا معبود ٹھہرایا تھا بالکل باطل اور ہیچ ہے۔ پس ہمیں تمسخر کی کونسی بات ہے؟ بطالت کی طرفداری کسی نہ کسی طرح کرنا اور سرکاری کارروائیوں پر جا نکتہ چینی کرنا اور انہیں مضحکہ ٹھہرانا بعض دیسی اخباروں کی کچھ آجکل عادت ہی ہوگئی ہے +

سفیر دکن نے بعنوان "خوشخبری مسیح الزمان" مرزا موحد مالک اخبار روز بہند کے خیالات۔ جو اُنہوں نے دربارہ مسیح موعود اپنے اخبار میں شایع کئے۔ اپنی حیرت و تعجب کے ساتھ درج اخبار کئے ہیں جنہیں ہم نے بھی باہتمام پڑھکے

محمدیوں کی سریع الاعتقادی پر افسوس کیا۔ مرزا موحد صاحب جیسا چاہتے ہیں کہ سب اہل اسلام قادیانی صاحب کو مسیح موعود تسلیم کریں۔ یہہ تو موحد صاحب اور دیگر اہل اسلام کو اختیار ہے۔ مگر مضمون مذکورہ میں جو موحد صاحب نے یہہ لکھا ہے کہ "خداتعالیٰ نے مسیح ابن مریم کو اپنے وعدہ کے موافق دُنیا میں پیدا کیا۔ یہود ظالم نے مسیح کو پکڑ کر صلیب پر کھینچ کر بیجان کر دیا وہ بہشت بریں کو سدھار گئے اور بالفعل باغ کی ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا کھاتے ہیں"۔ یہہ نہ تو قرآن و اسلام کی تعلیم ہے۔ اور نہ قادیانی صاحب مسیح کی صلیبی موت کے قائل ہیں۔ ہم نے خود قادیانی صاحب سے دریافت کیا تھا کہ آپ جو بخلاف اجماع اسلام مسیح کو وفات یافتہ بیان کرتے ہیں یہہ تو فرمائیے کہ اسکی کس طرح وفات کیا تھی؟ تو آپ نے قرآنی آیت "انی متوفیک ورافعک الیّ" پڑھکر فرمایا کہ "اس آیت سے انکا وفات پانا ثابت ہے۔ اور کسی بیماری سے معمولاً وفات پائی ہوگی" اس سے معلوم ہوا کہ قادیانی صاحب مسیح کے صلیب پر مارے جانیکو قبول نہیں کرتے۔ چہ جائیکہ موحد صاحب انہیں مسیح کی مصلوبیت کا معتقد بناویں اور پھر مسلمانوں کو انپر ایمان لانیکی ترغیب دیں۔ ابھی مدعی اور گواہ کے بیان ہی میں فرق عظیم ہے۔ یہہ تو کچھ تعجب کی بات نہیں کہ مرزا موحد اور انکے بعض ہم خیال قادیانی صاحب کو مسیح موعود تسلیم کرکے انکی پیروی و تائید پر آمادہ ہیں۔ کیونکہ ایسے اشخاص غیر مستند ملہموں پر یقین کرلینے کے ہمیشہ سے عادی ہیں۔ خصوصاً اُس صورت میں جبکہ قادیانی صاحب مصلوبیت و کفارہ اور الوہیت مسیح کے منکر ہیں اور فرماتے ہیں کہ:-

بعد از خدا بعشق محمد مخمرم
گر کفر ایں بود بخدا سخت کافرم
ہر تار و پود من بسر اید بعشق او
از خود تہی و از غم آن دلستان پرم

پس مسلمانوں کو ایسا ہی مسیح مطلب و مرغوب ہے۔ جو مسیح کی الوہیت و کفارہ آمیز موت کا منکر اور محمد صاحب پر شیفتہ و دلدادہ ہو۔ لیکن مسیحی جنہوں نے شروع سے کلام اللہ میں یہہ ہدایت پائی ہے کہ "اے پیارو تم ہر ایک روح کو یقین نہ کرو بلکہ روحوں کو آزماؤ کہ وے خدا کی طرف سے ہیں کہ نہیں۔ کیونکہ بہت جھوٹے پیغمبر دنیا میں نکل آئے ہیں۔ اسی سے تم خدا کی روح کو پہچانو ہر ایک روح جو اقرار کرتی ہے کہ یسوع مسیح جسم میں آیا ہے وہ خدا کیطرف سے ہے۔ اور ہر ایک روح جو اقرار نہیں کرتی کہ یسوع مسیح جسم میں آیا وہ خدا کیطرف سے نہیں۔ یہی مسیح کی مخالف ہے جسکی خبر تم نے سُنی کہ آتی ہے اور اب وہ دُنیا میں آچکی۔ یوحنا پہلا خط ۴ باب ۱ سے ۳۔

اخبار الصدیق فیروز پور نے بھی قادیانی صاحب کی ایک فارسی کی نظم جسمیں سے اشعار مندرجہ بالا ہم نے لکھے ہیں شایع کی ہے۔ اور وعدہ کیا ہے کہ وہ مناسب طریق سے جو کچھ کہ وہ سمجھ چکے ہیں قادیانی صاحب کے دعویٰ کی نسبت ظاہر کرینگے ✦

ہم نے نہایت دلی افسوس اور رنج کے ساتھ آج پنجاب مشن نیوز مطبوعہ ۱۵ جون سے یہہ خبر غم اثر سنی جو پنجابی مسیحی کلیسیا کے واسطے خصوصاً اور ہندوستانی دیگر ملکوں کی مسیحی کلیساؤں کے لئے جنہیں بشپ طامس والپی فرنچ صاحب کے دیکھنے یا سننے کا موقع ملا ہو عموماً باعث تعزیت خاص ہوگی۔ صاحب موصوف ملک عرب میں انجیل کی خوشخبری سنانے کو تشریف لے گئے تھے۔ اور مسقط سے اُن کی خبریں سننے میں آتی رہیں۔ عربی زبان میں چند مسیحی کتابیں لکھنے کا بھی ارادہ تھا۔ جیسا کہ ۸ جون کے نورافشاں میں ذکر کیا گیا لیکن اب اُنکے انتقال پُرملال کی جو ۱۴ مئی کو بمقام مسقط واقع ہوا خبر سنکر ہمیں ژرنج ہے۔ اسمیں شک نہیں کہ اُنکے حق میں بدرستی کہا جاسکتا کہ "وہ اچھی لڑائی لڑچکے۔ اُنہوں نے دوڑ کو تمام کیا۔ اُنہوں نے ایمان کو بچا رکھا۔ باقی راستبازی کا تاج اُنکے لئے دھرا ہے۔ جسے خداوند جو راست اور حاکم ہے اُس دن اُنہیں دیگا۔ اور فقط انہیں کو نہیں بلکہ اُن سب کو بھی جو اسکے ظاہر ہونیکو چاہتے ہیں"۔ ہم پرچہ آیندہ میں اُس میموریم کے ترجمہ کا خلاصہ جو پنجاب مشن نیوز میں شایع ہوا اسلئے بعض چشمدیدہ کوائف متعلقہ زندگی بشپ صاحب کے ہدیہ ناظرین کرینگے ✦

مسیحی معجزات کے بیان میں

یہہ ایک یقینی بات ہے کہ انسانی طبیعت جبکہ خاص اور بہتر قدر ہو معمولاً اور طبعاً معجزات کو الٰہی مستند رسول کے لئے مناسب اسناد خیال کرتی ہے۔ تمام زمانوں میں اکثر آدمیوں نے یہہ ہی رائے قایم رکھی ہے۔ اور باوجود فیلسوفوں کے تمام ہوشیار مباحثہ کے کبھی کوئی بات اس اعتقاد کو انسان کی عام طبیعت سے ہٹا نہ سکیگی۔ کیونکہ طبعی منطق اور عملی عام عقل بھی بہ یک نظر معلوم کرسکتے ہیں۔ کہ فوق الخلقت رسالت کو کوئی چیز ثابت نہیں کرسکتی لیکن فوق الخلقت اسناد۔ کوئی اَور چیز نہیں لیکن علم ہندسہ یا موسیقی کی طاقت کے صاف اظہارات ہم پر ثابت کرسکینگے۔ کہ ایک شخص جو بالکل اجنبی ہے وہ ایک بڑا مہندس یا گویا ہے۔ اسیطرح کوئی اور چیز نہیں۔ لیکن فوق الخلقت اسناد یا معجزات ایک پیغمبر کو فوق الخلقت رسالت رکھنے والا ثابت کرسکتے ہیں۔ بعض طبعی اسناد کسی ظاہری مُعلّم صداقت کو فوق الخلقت مختار بادہ ثابت نہیں کرسکتیں۔ بہ نسبت اسکے کہ انگریزی بولنے یا لکھنے کی قابلیت مذکورہ بالا اجنبی شخص کو ایک بڑا مہندس یا گویا ثابت کرسکے۔ ضرور ہے کہ ثبوت اس چیز کے مطابق

جو ثابت کی جاتی ہی- اور صریحاً اس پر مشتمل ہو:- لہذا صاف اس مقدمہ کی روئیداد سے اور کوئی چیز نہیں- لیکن ایک فوق الخلقت فعل ایک فوق الخلقت رسالت کو ثابت کرسکتا ہی- کوئی چیز نہیں لیکن معجزات ایک شخص کو خدا کی طرف سے مستند پیغمبر فوراً اور حسب دلخواہ ثابت کرسکتے ہیں نہ تو صرف اخلاقی تعلیم کی عمدگی- نہ معلم کا بظاہر اخلاقی چلن- نہ ہر دو باہم اس مطلب کے لئے کافی ہوسکتے ہیں کیونکہ ممکن ہی کہ یہ سب باتیں محض انسانیت کی دسترس کے اندر رہیں:- کسی معلم فوق الخلقت صداقت کو یعنی اُس صداقت کو جو محض انسانی قدرت سے باہر ہی- کافی طور پر معتبر ثابت کرنیکے لئے معجزات ضروری ہیں- کم از کم وے زیادہ تر راست اور مناسب ثبوت ہیں:- اس لئے موزلی کا قول کہ "ایک فوق الخلقت ماجرا فوق الخلقت تعلیم کا معقول ثبوت ہی" اور منسل کا قول ہی کہ "ایک فوق الخلقت اور فوق الانسان اختیار کو ثابت کرنیکے لئے فوق الانسان شہادت ضرور ہوگا" جے ایس مل بھی بکشادہ دلی اقرار کرتا ہی کہ "کوئی الہام ثابت نہیں کیا جاسکتا ہی اگر اسکے لئے ظاہری گواہی یعنی فوق الخلقت ماجروں کا اظہار نہ ہو" ان اقوال کو ٹلر کے بیان پر ختم کریں- وہ کہتا ہی کہ "الہام اعجازی ہی اور معجزات اُسکا ثبوت ہیں"+

یاس امر کا بمشکل انکار یا شک کیا جاسکتا ہی کہ خود خداوند یسوع مسیح نے اپنے معجزات کو اپنے الٰہی اختیار اور رسالت کی اسناد ٹھہرایا ہی:- اکثر آیات میں وہ نہایت صفائی سے ظاہر کرتا ہی کہ اُنکا مطلب کیا ہی- اور اُن کی کیا تاثیر و نتیجہ ہوگا- وہ فرماتا ہی کہ "میرے پاس یوحنا کی گواہی سے ایک بڑی گواہی ہی اس لئے کہ یے کام جو باپ نے مجھے سونپے ہیں تاکہ پورے کروں یعنی یے کام جو میں کرتا ہوں میرے گواہی دیتے ہیں کہ باپ نے مجھے بھیجا ہی" یوحناہ باب ۵-۳۶ آیت اور وہ پھر فرماتا ہی کہ "جو کام میں اپنے باپ کے نام سے کرتا ہوں یے میرے گواہ ہیں" یوحنا ۱۰ باب ۲۵- آیت- جبکہ یوحنا بپتسمہ دینے والے کے شاگرد اُسکے پاس آئے تاکہ دریافت کریں کہ وہ حقیقی مسیح ہی کہ نہیں اُسنے جواب دیا کہ "جاکے جو کچھ تم نے دیکھا اور سُنا ہی یوحنا سے بیان کرو- کہ اندھے دیکھتے ہیں- لنگڑے چلتے ہیں- کوڑھی چنگے ہوتے ہیں- بہرے سنتے ہیں- مردے جلائے جاتے ہیں:- لوقا ۷-۲۲:- عیب جو یہودیوں کو اُسنے جواب دیا کہ "تاکہ تم جانو کہ ابن آدم زمین پر گناہ معاف کرنیکا اختیار رکھتا ہی- تب اُسنے جھولے کے مارے سے کہا- اُٹھ اپنی چارپائی اُٹھالے اور اپنے گھر کو چلا جا" متی ۹-۶ و ۷:- اسکے مطابق ہم معلوم کرتے ہیں کہ یہودی لوگ اُس گواہی کو رد کرنے سے جو اُسکے معجزوں سے دی گئی نہایت قصوروار ٹھہرائے گئے:- "اگر میں نے اُنکے بیچ میں یے کام جو کسی دوسرے نے نہیں کئے نہ کئے ہوتے تو اُن کا گناہ نہ ہوتا" یوحنا ۱۵-۲۴- اور پھر "اے کورزین تجھ پر افسوس! اے بیت صیدا تجھ پر افسوس! کیونکہ یے معجزے جو تم میں دکھائے گئے- اگر صور اور صیدا میں دکھائے جاتے- تو وے ٹاٹ اوڑھکے اور خاک میں بیٹھکے کب کے توبہ کرتے" متی ۱۱/۲۱:- یے سب باتیں نہایت صاف ہیں اور بیشک یہی معنی رکھتی ہیں کہ ہمارے خداوند نے اپنے معجزات کو اپنی آسمانی رسالت کی اسناد ٹھہرایا:- اسپنوزا کے وقت سے آجتک اہل خیال کی ایک جماعت نے کبھی کبھی یہہ اعتراض کیا ہی کہ معجزات غیر ممکن ہیں لیکن اگر ہم غور کریں- تو یقیناً بخوبی یہہ سوال کرسکتے ہیں کہ کون خالی آدمی معقولیت اور حیلہ کے ساتھ ایسا دعویٰ کرنے کی جرأت کرسکتا ہی ؟ صرف وہی شخص جو جانتا ہی کہ مطلقاً کوئی زندہ خدا نہیں ہی:- صرف وہی جو مطلق دہریہ یا ہمہ اوست کا معتقد ہی:- کیونکہ صاف ظاہر ہی کہ اگر کوئی خدا ہو- تو کسی محض انسان کا دعویٰ کرنا کہ معجزہ غیر ممکن ہی نامناسب اور جلد بازی کی بات ہی:- ہم جانتے ہیں کہ خدا نے وقتاً بوقت خلقت میں نئی ابتدائیں پیدا کرنیکے لئے مداخلت کی ہی- اور فی الحقیقت یہی ایک معجزہ ہی:- جبکہ علم ترکیب زمین ہماری آنکھوں کے سامنے زمین کی تواریخ کے دفتر کو کھولتا ہی- تو آخر کو ہم ایک وقت تک پہنچتے ہیں جبکہ آدمی فی الواقع زمین پر موجود نہ تھا:- اس جانب آدمی ہی- لیکن اُس جانب آدمی موجود نہ تھا- اور ان دونوں صفحوں کے درمیان وہ پیدا کیا گیا:- لیکن اُسکا پیدا ہونا خواہ بطور پیدایش- یا بطور ترقی صورت- ایک نئی ابتدا تھی- اور خدا کی طرف سے حقیقتاً ایک فوق الخلقت کام تھا:- اور اگر خدا اسوقت ایک فوق الخلقت کام کرسکا- تو ہم خیال نہیں کرسکتے- کہ وہ جو ہمیشہ سے ہمیشہ تک ہی- اپنی مرضی کے ایک عمل راست سے- نیچر میں اب ایک نئی ابتدا پیدا کرنیکے ناقابل ہی- اور اب کوئی فوق الخلقت کام نہیں کرسکتا ہی:- تمام نیچر خدا کی ہی- اسکے مادے- قوتیں- اور قوانین خدا کے مادے قوتیں اور قوانین ہیں- اور ایسا خیال کرنا نامناسب ہی کہ وے اُسکے فرمانبردار خادم نہیں ہیں- اور کہ وہ فوق الخلقت مطالب یا فوق الخلقت ماجرے ظاہر کرنیکے لئے انہیں کام میں نہیں لاسکتا ہی:- یہہ البتہ ممکن ہی کہ ہم نہیں بتلاسکتے کہ خدا کی مرضی کیونکر نیچر میں براہ راست کام کرسکتی ہی- ایسا کہ معجزہ کامل ہوجائے جسطرح کہ ہم نہیں بتلاسکتے کہ کیونکر ہماری مرضی یہہ انسانی معجزہ کرنیکو ہمارا ہاتھ اُٹھاتی ہی- کہ ہم ایک پتھر کو اُٹھا لیتے ہیں لیکن باوجود اس نافہمی کے ہم جانتے ہیں کہ ہماری مرضی ہمارے ہاتھ کو اُٹھاتی ہی:- نیچر کے قوانین اور قوتیں خدا کے ہاتھ میں- اور بے پایانی سے اُسکی مرضی کے زیادہ تر فرمانبردار ہوسکتے ہیں- بہ نسبت اسکے کہ انسانی ہاتھ انسانی مرضی کے فرمانبردار رہیں:- یہہ کہنا- کہ خدا نے نیچر اور اس کے قوانین کو پیدا کیا- لیکن اب وہ اُنہیں کام میں نہیں لاسکتا- یا بدل بھی نہیں سکتا- ایک بڑی بیوقوفی معلوم ہوتی ہی:- کیونکہ فی الحقیقت اُن قوانین اور قوتوں کو حسب مرضی کام میں:- یا بدلنا بہ نسبت اولاً اُنہیں پیدا کرنے کے کمتر بات ہی:- نعرض

ہم کو یاد رکھنا ضرور ہو کہ خدا نے نیچر کو نا آگاہ ہونے کے لئے نہیں لیکن اپنا نوکر ہونے کے لئے پیدا کیا ہو ❊

(باقی پھر)

مُراسلات

میلہ بندگی صاحب سرہند

یہہ میلہ ایک خانقاہ پر جو بندگی صاحب کی خانقاہ کہلاتی ہو بمقام سرہند جو ایک بڑا مشہور شہر ہو گذرا ہو ہر سال جمع ہوتا ہو۔ دور و نزدیک کے بیشمار مسلمان صاحبان جوق جوق پیر صاحب کی قبر کی زیارت اور اُسپر نذریں چڑھانے کیواسطے چلے آتے ہیں۔ بتاشے ریوڑی اور پیسے نذریں چڑھاتے اور منتیں مانتے اور مرادیں چاہتے ہیں۔ یہہ جگہہ سرہند قدیم کے کھنڈرات میں ایک ویرن مقام ہو۔ نہ کوئی سایہ دار درخت اور نہ لوگوں کو پانی کا آرام ہو۔ پیاس کے مارے یہہ مقام گویا کربلا بن جاتا ہو۔ اگر کچھ پانی ہو بھی تو وہ بالکل کیچڑ ہو۔ گرمی سے لوگوں کا ناک میں دم آجاتا ہو۔ سر پر سورج کی گرمی اور تپش اور نیچے سے گرد و دھول پاؤں سے سر تک آتی ہو۔ لوگ پسینہ پسینہ گرد و غبار سے بھرے ہوئے پیر صاحب کی قبر کے ارد گرد جمع ہو کر نذریں چڑھاتے اور خوشیاں مناتے ہیں۔ اور زرد اور سرخ اور رنگا رنگ کے کپڑے پہنے ہوئے مستورات گروہ کی گروہ پیر صاحب کی خانقاہ پر سر جھکا کر اور نذریں چڑھا کر واپس آتے وقت فقیروں سے گھیری جاتی ہیں جنکو وہ دو دو چار چار تاشے یا ریوڑیں یا دو چار کوڑیاں دیکر پیچھا چھڑاتی ہیں اور وہاں سے نکلکر گیت گاتی ہوئی آس پاس کے کھنڈرات میں جا بیٹھتی ہیں اور پیر صاحب کی ثنا گاتی ہیں۔ ان عورتوں کے ایسے جھوٹے اعتقاد اور بھروسے کو دیکھکر افسوس آتا ہو کہ یہہ بیچاری بھولی بھیڑیں کسطرح شیطان کے جنگل میں پڑی ہیں۔ جس نے انکو قبر پرستی اور پیر پرستی کیطرف ایسا لگایا ہو کہ انکو سوا اسکے اور کچھ خیال اور اُمید ہی نہیں اُنکے لئے جو کچھ کیا ہو سو پیر ہی نے کیا ہو اور جو کچھ کر سکتا ہو سو پیر ہی کر سکتا ہو۔ اس ملک میں جتنا کہ عورتیں پیروں دیوی دیوتوں اور فقیروں کی معتقد ہیں اتنا مرد نہیں۔ اسکا سبب ظاہر ہو کہ عورتوں کو ابھی اتنی تعلیم نہیں ملی جتنی کہ مردوں کو مل چکی ہو۔ افسوس صد افسوس کہ لکھو کھا بلکہ کروڑہا عورتیں علم سے بے بہرہ ہو کر جہالت اور ضلالت میں گرفتار ہیں۔ عورتوں کی تعلیم کی بڑی ضرورت ہو کیونکہ عورتوں پر بہت کچھ منحصر ہو۔ اگرچہ مشن کی سوسیٹیوں نے مستورات کی تعلیم کیطرف بہت کچھ توجہ کی ہو۔ اور ہر ایک شہر میں اُنکے لئے مدارس قایم کئے ہیں۔ مگر بعض کوتاہ اندیش صاحبان واویلا مچاتے ہیں کہ مشن اسکولوں میں اپنے لڑکے لڑکیوں کو نہ بھیجو خواہ وہ بے علم ہی کیوں نہ رہجاویں۔ ع

برین عقل و دانش بباید گریست

ایسی گمراہی اور بت پرستی اور توہمات میں تو چاہے پڑے رہیں مگر علم سے روشنی حاصل نہ کریں ❊

بندگی صاحب کی بابت عجیب باتیں سننے میں آئیں۔ جنمیں سے ایک دو قصے ناظرین کی خاطر یہاں درج کرتا ہوں ایک عمر رسیدہ مسلمان کی زبانی یوں سننے میں آیا کہ جبکہ یہہ شہر سرہند آباد تھا اُن دنوں میں بندگی صاحب ہندو مسلمانوں کے لڑکوں کو پڑھایا کرتے تھے۔ اور بڑے ریاضتی اور عبادتی شخص تھے۔ ایک دفعہ کا ذکر ہو کہ گنگا اشنان کا وقت آیا۔ اور ایک ہندو لڑکے نے اپنے والدین کے ساتھ گنگا جانے کی رخصت طلب کی۔ بندگی صاحب نے اجازت نہ دی۔ لڑکا ہرچند بجد ہوا پر رخصت نہ ملی۔ لیکن آخر کو جبکہ لڑکے نے زیادہ دق کیا تو اُنہوں نے کہا کہ تم گنگا میں غسل کرنا چاہتے ہو ہم تمکو وہاں غسل کروا دینگے۔ ٹھیک جسروز کہ اشنان کا موقعہ تھا۔ اُس لڑکے سے فرمانے لگے کہ تم بیچ مُچ گنگا کا اشنان کرنا چاہتے ہو؟ اس نے کہا کہ اب کیا ہو سکتا ہو۔ اشنان تو آج ہو۔ اور میں کسطرح اب وہاں پہنچ سکتا ہوں۔ اسپر بندگی صاحب نے فرمایا آؤ تم بھی گنگا کا اشنان کرآؤگے۔ پاس ایک چھوٹا سا تالاب تھا وہاں لے جاکر لڑکے سے کہا کہ غوطہ مار۔ جب لڑکے نے غوطہ مارا تو وہیں گنگا میں پُہنچ گیا۔ اور والدین کے ساتھ خوب اشنان کیا جاتے وقت بندگی صاحب نے سات کوڑیاں لڑکے کو دیکر فرمایا تھا۔ کہ ہماری یہہ کوڑیاں بھی گنگا مائی کو دیتے آنا۔ اور کہنا۔ یہہ بندگی صاحب نے دی ہیں۔ وہاں پر جب وہ کوڑیاں لڑکے نے گنگا مائی کو دینی چاہیں تو دیں گنگا مائی نے اپنا چوڑا والا ہاتھ نکالکر اور کوڑیاں لیکے غائب ہو گئی۔ غسل کرنے کے بعد جب لڑکے نے آخری غوطہ لگایا تو فوراً اُسی تالاب میں بندگی صاحب کے پاس آ نکلا۔ اُسکے والدین اور لوگوں کو بڑا تعجب ہوا اور بندگی صاحب کے پاس آکر اس طلسمات کی بابت دریافت کرنے لگے۔ اُنہے کہا کہ میں اس تالاب میں ابھی پھر گنگا کو بلا سکتا ہوں۔ اور دیکھو میں ابھی وہی کوڑیاں اسی وقت منگواتا ہوں یہہ کہکر پکارا کہ اے گنگا مائی میری وہی سات کوڑیں جو فلانے لڑکے نے میری طرف سے تمکو دی ہیں وہ مجھکو واپس دیدے اُسی وقت وہی ہاتھ اسی تالاب میں سے نکلا اور کوڑیاں بندگی صاحب کو دیکر غائب ہو گیا۔ اسپر اُسوقت ۱۲۰ ہندوؤں نے جنیئو توڑ ڈالے۔ اور محمد صاحب کا کلمہ پڑھکر مسلمان ہو گئے۔ یہہ قصہ سنکر ہمیں بڑا تعجب آتا ہو کہ ہندوؤں کی گنگا مائی بندگی صاحب کی ایسی تابعدار ہو گئی۔ اس قصہ کی بناوٹ میں ذرہ بھی شک نہیں اور نہ کوئی صاحب علم یقین کریگا ❊

ایک اور عجیب بات سُنی گئی کہ بندگی صاحب کے مکان کے نزدیک ایک پیپل کا درخت تھا۔ اگر کسی ہندو کی لاش جلانے کے واسطے اُسکے نیچے سے (کیونکہ اس محلہ کا راستہ وہیں سے تھا) چلی جاتی تو وہ لاش ہرگز نہ جلتی چاہے سیکڑوں من لکڑیاں وہاں کیوں نہ جلائی جائیں۔ افسوس کہ ایسی ویسی کہانیاں قصّے جوڑ جوڑ کر لوگ ناحق انسان پرستی کرنے لگ جاتے ہیں جو خدا کے حکم کے بالکل برخلاف ہے۔ اور یوں خدا کے سامنے قصور کر کے گنہگار ٹھہرتے ہیں ✦

اس میلے میں انجیل کی بشارت بھی دی گئی۔ اور سچے خدا کی پرستش کی ضرورت بتائی گئی اور سمجھایا گیا کہ خدا کی پرستش قبر پرستی اور انسان پرستی سے نہیں ہوتی۔ بلکہ روح اور راستی سے ہوتی ہے۔ لیکن منادی کیطرف لوگ کم رجوع ہوتے تھے۔ دینی کتابیں بھی فروخت کی گئیں۔ لیکن دیکھنے میں آیا کہ مسلمان عیسائی مذہب کی کتابوں کا پڑھنا بُرا سمجھتے ہیں اور یسوع مسیح کا نام سنکر ہی کتاب رکھکر چلے جاتے اور کہنے لگے ہیں کہ ان کتابوں کا پڑھنا ہمکو جو مسلمان ہیں مناسب نہیں ہمارے خداوند یسوع مسیح کا فرمانا کیا ہی حق ہے۔ جیسا کہ اُسنے فرمایا ”کیونکہ جو کوئی بُرائی کرتا ہے وہ نور سے دشمنی رکھتا ہے اور نور کے پاس نہیں آتا تا ایسا نہ ہو کہ اُسکے کام فاش ہو جاویں۔ پر وہ جو حق کرتا ہے نور کے پاس آتا ہے تا کہ اُسکے کام ظاہر ہوویں کہ وے خدا کی مرضی سے ہیں ✦ یوحنا ۳۔ ۲۰ و ۲۱ ✦

راقم دیاوری اجیمل سنگھ از کھنہ ضلع لودیانہ

مقالہ سوم بر تحقیقات مسئلہ کثرت فی الوحدت

دفعہ ۵۔ تعلیم تثلیث فی التوحید پر جسقدر اصولی و راشد اعتراض کئے جاتے ہیں وہ کل دعوئی معترضین کا ہی رکھتے ہیں۔ اب دیکھنا چاہئے کہ بنا اُن کی عقل پر ہے یا خواہش پر یا خیال پر کیونکہ خصوصیت تو ساتھ حق کے البتہ ہے الا خواہش اور خیال کی خصوصیت نہ تو ساتھ حق کے ہے اور نہ بطلان کے ✦

دفعہ ۶۔ معترض کا یہ کہنا کہ کثرت اور وحدت کا اجتماع بہر صورت محال مطلق ہے صورت واحدہ میں تو لاشک صحیح ہے مگر بہر صورت کہنا ہرگز صحیح نہیں۔ چنانچہ۔ نظیر اوّل یہ ہے کہ کوئی فروشے ایسی نہیں کہ جسکی ماہیت کے داخل بجز متعدد و متفرق صفات عینی کے اور بھی ہو صفت ایک طاقت خاص کا نام ہے کہ جس کا کام قسم خاص ہی کا ایک کچھ ہے جیسے صفت عالمہ کا کام صرف جاننا ہی ہے اور صفت عاملہ کا کام کچھ کرنا ہے۔ ذات بھی ایک صفت ہی ہے کہ جسکا کام صرف جمع رکھنا صفات متعلقہ شے ہی کا ہے۔ سو صرف ہر صفت کا صفات بقیہ ہر شے ہی کی بحض ہیں۔ یوں ماہیت ہر شے تو ایک ہی کچھ ہے مگر عین واحد میں صفات عینی انیک ✦

دوم۔ صفت عالمہ خود کو خود ہی لو مگر نہیں دیکھ سکتی مگر شے محاذی ہی کو محض اور صفت مخیلہ تعلق شے کو یا وبلا ترتیب اصل کے تو کر سکتی ہے مگر نہ بمثل اصل کے دقیق و منور تر۔ پس اگر خالق وحدہ لاشریک لہ اپنے آپکو ہو بہو دیکھنے چاہے تو ضرورت مطلق ہے کہ کوئی ہو بہو نقش کامل اُسکا بطور ملزومی کے اُسکے اندر ہی ہو کہ جیسے منظری بجدی میں ملزومی ہے کیونکہ منظر مطلق وہی شے ہو سکتی ہے جو کہ امکا تنگ نظیر کا شاکے اور یہ امکان تب ہی ہٹ سکتا ہے کہ جب مکان گنجایش نظیر کا مٹ سکے یعنی متعلق بجدی کے ہو ✦

سوم۔ انتقام و صلح جوئی شخص واحد سے آن واحد میں محال مطلق ہے پس گنہگار زیر انتقام سے صلح جوئی اقنوم ثانی ہی کر سکتا ہے نہ اولی ✦

آیندہ انشاء اللہ ہم ضرورت کفارہ پر کچھ لکھینگے ✦

عبید یاہ آتھم۔

یاد داشت

مقالہ اوّل میں یاد کی لائق تعبیر لفظ بحر کی ہے اور تمیز کار خیال کی ✦

مقالہ دوم میں دہریہ اور ہمہ اوستیہ کے ذمہ وجہ حد مکانی و شے بجدہ و مانی بتانی ہے ✦

مقالہ سوم میں جو ہمنے دعوئی کیا ہے سو عیان ہے مخالف اگر کرے تو رد اسکا کرے ✦

عبید یاہ آتھم۔

میرزا غلام احمد قادیانی کا سفید جھوٹھ*

اور

اسکا زندیکو مردوں میں ڈھونڈھنا

عرصے سے میرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے شور و شر مچا رکھا تھا کہ اُنکو الہام ہوتا ہے۔ پر اُنکے الہام کی کوئی حقیقت نہ کھلی۔ جتنی دفعہ الہام آپکو ہوا وہ الہام الہام نہ ٹھہرا۔ آجکل آپ لودیانہ میں فروکش ہیں۔ اور اشتہار پر اشتہار دیتے ہیں۔ کبھی محمدیوں کو اور کبھی عیسائیوں کو۔ کبھی تو دعوئی ملہم ہونیکا تھا۔ اور اب مسیح ہونے کا فخر دلمیں سما گیا ہے۔ لیکن جائے تعجب ہے کہ آپ کا الہامی ہونا تو ابھی پایہ ثبوت کو نہیں پہنچا تھا۔ کہ آپنے اُس سے بڑھ چڑھکر دعوئی مثیل مسیح ہونے کا کرلیا۔ آخر آپ کے دعووں کا کوئی ثبوت بھی ہے؟ یا کہ یونہیں ”چھوٹا منہہ بڑی بات“ کے مصداق ہو رہے ہیں؟

---

* نوٹ میرزا صاحب لفظ جھوٹھ لکھنے سے ناراض نہ ہوں۔ مجبوراً سچ کے مقابل اور کوئی لفظ نہیں پایا اسلئے یہ لکھنا پڑا۔ آپنے تو سچ بولنے اور لکھنے سے ہاتھ ہی دھو رکھے ہیں ✦

آپ کی سی بات کا آجتک کوئی ثبوت نہیں ملا - بلاثبوت آپکے دعوؤں کا کہانتک طول کھینچیگا ؟ آپ ناحق اپنی سر دردی کرتے ہو اور ضعیف ایمان والوں کو اپنے دعوؤں میں لاکر دین و ایمان سے کھوتے ہو - مناسب تو ہی کہ کوئی آپ کی کسی نوشت کی طرف مطلق خیال نہ کرے کیونکہ آپکی تحریرات گمراہ اور کافر اور بے دین بنانے کے لئے کافی سامان رکھتی ہیں - اور ہر ایک فقرہ راستی سے کوسوں دور اور ایمان سے برگشتہ کرنیکے لئے زہر قاتل سے بھرا ہوا ہی ۔۔

آپ کی یہہ چھیڑ چھاڑ تو دیر سے لگی ہوئی ہی - اس سے آپکو کسی قدر فایدہ تو پہنچ چکا ہی - شہرت تو آپ کی بخوبی ہو چکی ہی - لیکن افسوس کہ آپ نے روز بروز دین و ایمان سے دور و مہجور ہو کر اب تو بات یہانتک پہنچائی ہی کہ علانیہ جھوٹھ کا شیوہ اختیار کر لیا ہی - سچ ہی - کہ اگر کوئی اول ہی کسی کام سے نہ رُکے تو رفتہ رفتہ اسمیں پختہ ہو جاتا ہی اور آخر کو اُسکا چھوڑنا مشکل بلکہ دشوار ہو جاتا ہی - چونکہ آپنے پہلے جھوٹھی باتیں بنانے اور اُنکو الہامی جتانے کی مشق کر لی تھی - تو اب اسمیں ترقی کر لی ہی تھی - اب آپ کا بڑا آخری جھوٹھ ظاہر ہوا - کہ مسیح مُردوں میں ہی - آفرین آپکی ہوشیاری اور چالاکی پر - آپ کو تو جھوٹھ پر جھوٹھ بولنے میں کوئی رُکاوٹ نہیں پر آپ محمدی عالموں کو بھی اپنے ساتھ شامل کرنا چاہتے ہو - آپنے اپنے اشتہار مطبوعہ ۲۰ مئی ۱۸۹۱ء میں شایع کیا ہی کہ افسوس ہمارے گذشتہ عالموں نے عیسائیوں کے مقابل پر کبھی اسطرف (یعنی مسیح کو مردہ ثابت کرنے میں) توجہ نہ کی - کیوں کرتے وہ آپ جیسے عالم نہ تھے - انکو آپ کے موافق ایسے ناحق دعوؤں کا مرض نہ تھا - وہ احاطہ مسلمانی سے باہر نہ جاتے تھے - واہ صاحب واہ - آپ کو خوب سوجھی - ایسی تو نہ آپ سے پہلے کسی علماء کو سوجھی تھی - اور نہ زمانہ حال کے مولوی صاحبان کے خیال شریف میں آتی ہی - کیونکہ آپکی اس بیش قیمت سمجھ کی کچھ وقعت نہیں کرتے - بلکہ اُنہوں نے مشفق الرائے ہوکر مثنوی آپ کی بابت لکھا یا ہی جو نے بخوبی پڑھا ہوگا +

کچھ ضرورت نہیں کہ آپ کے لئے پورا پورا ثبوت اس امر کا لکھا جاوے کہ خداوند یسوع مسیح زندہ ہو کر آسمان پر تخت نشین ہی - لیکن کچھ تھوڑا سا لکھنا چاہتا ہوں :: زمانوں سے اس بات کا سچا ہونا ثابت ہوتا آیا ہی اور اسمیں کچھ شک و شبہ نہیں کیا گیا کہ خداوند یسوع مسیح زندہ ہو کر آسمان پر صعود فرما گیا - اور اب آخری زمانہ میں پھر آنیوالا ہی - نہ صرف عیسائی اس بات کے قایل ہیں بلکہ غیر اقوام بھی خصوصاً محمدی - کیونکہ قرآن میں بار بار مسیح کے زندہ آسمان پر جانیکا ذکر ہی - اگرچہ اس بیان میں اور انجیل کے بیان میں اختلاف ہی پر مسیح کے زندہ آسمان پر جانے میں پورا اتفاق ہی اور کسی محمدی کو اسمیں کلام نہیں - بلکہ تمام مسلمان صاحبان از ابتدائے مسلمانی یہہ ہی ایمان رکھتے رہے ہیں کہ حضرت مسیح زندہ آسمان پر گئے اور جسم انسانی میں وہاں موجود ہیں - پر برعکس اسکے آپ جو عجیب قسم کے محمدی ہیں برخلاف قرآن و محمدی اعتقاد کے ناجایز اشتہار دیتے ہیں کہ مسیح ابن مریم فوت ہو چکا - اور سورۃ النحل کی ایک آیت نقل کر کے موٹے حرفوں میں الفاظ اموات غیر احیاء پر بڑا زور دیا ہی جسکا مطلب ہی کہ مردے ہیں نہیں زندے - اگرچہ ہم مسیحی قرآن کی آیتوں کو تصدیق نہیں سمجھتے - مگر چونکہ ایک مسلمان ایک آیت کو بے مطلب اور بے فایدہ استعمال کرتا ہی اسکے لئے اتنا کہنا کافی ہی کہ اگر مسیح کی نسبت بھی یہہ خیال ہی کہ وہ مردہ ہی اور زندہ نہیں تو پھر اُن قرآنی آیات کا کیا مطلب ہی کہ جنمیں صاف و صریح لکھا ہی کہ مسیح نہیں مرا - دیکھو سورہ النساء رکوع ۲۲ - آل عمران رکوع ۶ - المایدہ رکوع ۱۶ - رکوع ۲ +

میرزا صاحب سنئے تمام حواری جو مسیح کے زندہ ہونے کے وقت چشم دید گواہ تھے اسبات کی گواہی بڑے زور و شور سے اُن لوگوں کے روبرو دیتے رہے کہ جنکے سامنے یہہ واقعات وقوع میں آئے تھے کہ خداوند یسوع مسیح زندہ ہو کر آسمان پر چلا گیا - اور ۱۸۹۱ برس ہو چکے کہ تمام مسیحی ہر ملک کے اس ہی ایمان پر قایم رہے اور ہیں لیکن آپ اس صدی کے آخر میں مخالف مسیح بلکہ منکر مسیح ظاہر ہوئے ہیں - اور حالانکہ خداوند مسیح آسمان پر القادر کے دہنے ہاتھ سرفراز ہی مگر تعجب کہ آپ اسکو مُردوں میں ڈھونڈھتے ہو - مسیح کے جی اُٹھنے کے بعد کئی ایک عورتیں اس قبر کو دیکھنے گئیں کہ جسمیں یسوع دفن کیا گیا تھا لیکن فرشتوں نے اُن عورتوں سے کہا کہ تم کیوں زندے کو مُردوں میں ڈھونڈھتیاں ہو وہ یہاں نہیں بلکہ اُٹھا ہی - لوقا ۲۴ - ۵ - میں بھی آپ سے اسوقت یہہ ہی کلمے کہتا ہوں کہ اے میرزا صاحب آپ کیوں زندے کو مُردوں میں ڈھونڈھتے ہو ؟ اسوقت اُن لوگوں نے اسکو دیکھا اور وہ ایمان لائے کیونکہ وہ فرصت اور توبہ کا وقت تھا - اور کیونکہ وہ وقت قیامت کا نہ تھا - آپ بھی خداوند مسیح کو دیکھو گے پر قیامت کے دن - اُسوقت آپ کیا کرو گے ؟ وہ تو جسطرح اوپر گیا ہی پھر آویگا اعمال ۱ : ۱۱ پر عدالت کے واسطے آویگا جسکے اب آپ مخالف ہیں اُسی کو روز حشر کی عدالت سپرد ہوئی ہی - آپ ایسی مخالفت اب کر کے اسکی عدالت سے کیونکر بچ نکلو گے - خدا آپ کو ہدایت کرے کہ آپ اپنے توہمات سے رہائی پاویں اور حق بات کو جان کر جھوٹھ سے تائب ہوں - اور حق پر* آجاویں +

راقم (پادری) جمیل سنگھ از کھنہ ضلع لودیانہ

---

* نوٹ - اگرچہ بسبب تعصب کے حق پر آنا مشکل ہی مگر اگر تعصب کو چھوڑ کر میرزا صاحب چاہیں تو سچائی کی پہچان تک پہنچ سکتے ہیں - لیکن فی الحال تو تعصب سے آنکھیں بالکل بند ہیں مسیح کے زندہ ہونیکے منکر - گویا مسیحی مذہب سے بالکل بے خبر پھر آپ مسیح کے زندہ ہونیکو ایک ذرہ سی بات کہتے ہیں - ایک نہایت بھاری ضروری اور مسیحی مذہب کی اصلی بنا تو یہہ ہی ایک بنا ہی جس سے آپکی ناواقفی مسیحی مذہب سے صاف ظاہر ہی +

ہندوستان کے غریب مسیحیوں کی تعلیم کا فنڈ اور جنڈیالہ

"اے چھوٹے جھنڈ مت ڈر تیرے باپ کو پسند آیا کہ بادشاہت تجھے دیوے"۔

اوپر کی آیت پر لحاظ کرنے سے بڑی تسلّی اور کامیابی کی اُمید معلوم ہوتی ہے۔ خاصکر اسوقت جبکہ ہم شمار میں بہت ہی تھوڑے ہیں۔ اسمیں تو شک ہی نہیں کہ بمقابلہ دوسری قوموں کے ہم ہندوستانی مسیحیوں کی تعداد بہت ہی تھوڑی ہے۔ یہی باعث ہے کہ اگر کبھی کوئی صاحب کسی کام کے قایم کرنے کے واسطے کھڑے ہوتے ہیں تو انہیں عموماً کامیابی حاصل نہیں ہوتی۔ پر قدرتی قانون ہمیں یہہ سکھلاتا ہے کہ باوجود شکستوں کے ہمیں چپ نہیں رہنا چاہئے پر حتی المقدور ہاتھ پاؤں مارتے رہنا مناسب ہے۔ اسطرح آخر کو ضرور کامیابی کی اُمید ہے۔ بشرطیکہ ہم ہمت نہ ہاریں اور یہہ بھی نہ کہیں کہ "چونکہ انگریزوں کے سبب ہمارے اخراجات بڑھگئے ہیں اسلئے ہم اپنی تعلیم کے بارہ میں کچھ نہیں کر سکتے"۔ اندنوں مولٰینا صفدر علی صاحب کی تحریک پر جو کچھ اخباروں میں کہا جاتا ہے اِس کا ذکر کرنا لاحاصل ہے۔ پر ڈیرہ غازیخان کی غازی کلیسیا کو جنہوں نے اس کارِ خیر کے لئے پنجاب میں پہلا قدم رکھا شاباش ہے۔ اُن بڑے شہروں کی مسیحی کلیسیاؤں پر نہایت افسوس آتا ہے۔ جو اس نہایت ہی ضروری کام کے واسطے کچھ کر سکتی ہیں اور نہیں کرتیں۔ ہر ایک ممبر اپنی ہی دنیاوی بہتری کا خواہشمند ہو اور بیچارے گرے ہوئے بھائیوں کی مدد کی ذرہ بھی پرواہ نہیں کرتے۔ کاشکہ ہمارے ہندوستانی لوگوں میں ہمدردی کی روح آجاوے اور وے دوسروں کی بھلائی کو اپنے بہتری جانیں ✦

جنڈیالہ کی کلیسیا دوسری کلیسیاؤں کے مقابلہ میں کچھ نہیں ہے۔ تاہم اسنے اپنی ہمت کے موافق چاہا کہ کچھ کرے اور دوسرے درجہ پر ہوکے میدان میں قدم رکھے۔ یہاں کے مسیحیوں نے بھی اس ضروری مسئلہ (تعلیم) پر غور کیا۔ اور ایک فنڈ کا قایم کرنا ضروری خیال کر کے راقم کے ذمہ اسکا حساب کتاب رکھنا منظور کیا۔ اور ساتھ ہی اسکے ایک سب سے غریب مسیحی لڑکے کی تعلیم کو اپنے ذمہ لیکے اسے ایک سکول میں داخل کر دیا ✦

ہمارے خیال میں اگر ہر ایک سٹیشن کی کلیسیا مل کے ایک ایک مسیحی جوان کی تعلیم کو اپنے ذمہ لیلوے تو خالی از فایدہ نہ ہوگا۔ اسطرح سے مولوی صفدر علی صاحب کا منشا آہستہ آہستہ پورا ہوتا جاوے گا۔ اور نہ کلیسیا کے سرکار کو بھاری بوجھ معلوم ہوگا ✦

مسیحی بھائیو! بیشک اسوقت موقع ہے کہ آپ ہر ایک شہر میں (جہاں آپ کا قیام ہے) اس فنڈ کو قایم کریں جس سے آپکی سچ مچ بہتری ہے۔ اور یہہ کام آپ کی آیندہ نسلوں کی بہتری کے واسطے مفید ہوگا ✦

راقم نارووالیہ

انتخاب اخبار

بقول مخزن مسیحی اکثر ہندوستانی اخبار منی پور کے معاملہ میں سرکار کی خاموشی کی بابت شاکی ہیں۔ پر سرکار کا انکی نامناسب شکایتوں کو خیال میں نہ لانا تعجب کی بات نہیں ہے۔ وہ مناسب وقت پر اپنی رائے ظاہر کرےگی۔ اس حکومت کو علاوہ منی پور کے حادثہ کے اور بہت سی فکریں ہیں۔ پس لازم نہیں کہ اور سب باتوں سے بے پرواہ ہو کر اسی ایک کام میں مشغول ہو۔ سوا اسکے ہند کی سرکار ولایت کی حکومت کے ماتحت ہے۔ اس سے جب تک ولایت کی سرکار کو اس معاملہ میں پوری آگاہی نہ ہو۔ تو کچھ پیشی ہو نہ کرےگی۔ اگر پارلیمنٹ بلا کامل واقفیت اس امر میں دست اندازی کرے تو سہو کا احتمال ہوگا۔ اور تب وہ لوگ جو اسکی خاموشی اور سستی کی شکایت کرتے ہیں۔ پیچھے اسکی جلدبازی اور ناواقفیت کے لئے اُسے زیادہ تر تقصیروار ٹھہرائینگے ✦

معزز معصر مخزن کا یہہ لکھنا ایک حد مقررہ تک صحیح ہے کہ دولت بہ نسبت تلوار کے قوی تر ہے۔ کیونکہ جب ۱۸۱۵ء میں فرانس کے مہاجنوں نے لوئیس نیپولیئن کو روس پر حملہ کرنے سے باز رکھا تھا تو اب راتھچیلڈز نے زار کے ہاتھ سے یہودیوں کی ایذا رسانی روکی ہے۔ لیکن ابتک یہہ بات فیصلہ طلب ہے۔ کہ آیا دولت قلم سے بھی قوی تر ہے؟ لیکن دولتمندوں کا خیال ہے کہ قلم دولت کے آگے ہیچ ہے۔ بیشک ایسے لوگوں کے لئے دولت ایک محض بیفایدہ بلکہ مضر چیز ہے جیسا کہ بقول لنگے لیسل میں چند روز گذرے ایک ۷۰ برس کی بیوہ ۳۵۰۰۰ روپیہ چھوڑ کر مر گئی۔ اُسنے بارہ برس سخت محنت کر کے اور نہایت بخل سے اس دولت کو جمع کیا تھا۔ وہ سال میں صرف اٹھارہ روپئے اپنی خوراک میں صرف کرتی تھی۔ پر لالچ کا ایسا غلبہ ہوا کہ اسنے خوراک سے بھی انکار کیا۔ اور فاقہ کشی سے اسکا قصہ تمام ہوا۔ اور اب ایک سولہ برس کی لڑکی اس دولت کی وارث ہوئی ہے ✦

کلکتہ کے فساد مسجد کی بابت (جو موضع علی پور کی ایک زمین زمینداری بابو سری ناتھ متر خرید کردہ بابو سرشچندر میں تھی۔ اور اسکے انہدام کا حکم عدالت سے ہوگیا تھا جسمیں بہت سے مسلمان اور سرکاری ملازم مرتکب فساد ہو کر مقتول و مجروح ہوئے) گورنمنٹ نے عام طور سے اعلان کر دیا کہ وہ زمین گورنمنٹ اپنی جانب سے خرید کرے

مسلمانوں کی عبادتگاہ کے لئے ایک مسجد بنا دیگی +

تحفۂ ہند بجنور لکھتا ہو کہ "بعض اخبارات نے خبر مکرہ بے پر کی اوڑائی ہو - یہہ خبر بالکل بے بنیاد ہو - کیونکہ جسوقت گورنمنٹ کے تعلقات اور برتاؤ پر نظر ڈالی جاتی ہو - تو ہم کو یہہ کہنے کی جرأت ہوتی ہو - کہ پبلک کو بدظن کرنے اور اپنا مفاد ناجایز حاصل کرنیکی غرض سے بعض اخبارات ایسی بے پر کی اوڑا دیتے ہیں - اور یہہ خیال نہیں کرتے کہ گورنمنٹ کا ایسے معاملات میں پڑنا خلاف منشاے گورنمنٹ ہو :. ایک فریق کو بڑھانا دوسرے کو زبردستی ہٹانا گورنمنٹ کی پالیسی کے خلاف ہو" :. آج کل ایسے معاملات وقوع میں آرہے ہیں جنسے بہت لوگوں کے دلی خیالات وحالات کھل جائینگے - دیکھئے لکھنؤ وغیرہ کے مسلمان انہیں لوگوں کے ہمدرد ہوکر چندہ فراہم کر رہے ہیں جنکی نسبت کلکتہ کے اخبار نے لکھا ہو کہ "جو مفسد لوگ شام بازار کے فساد میں شریک ہوئے تھے انمیں سے چند مفسدوں نے بیان کیا کہ ہم کو فی شخص آٹھ آنہ ملا ہو - اور چونکہ ہم کو اجرت مل چکی تھی - گو کچھ ہی ہو ہم نے فساد کیا"

کوکب ہند لکھتا ہو کہ کانپور میں سرکار انگلشیہ نے تمام شہر کے لئے آبرسانی کا انتظام کرنا چاہا - اور جب یہہ تجویز میونسپل بورڈ کی منظوری کے لئے پیش ہوئی تو کمیٹی والوں نے سب طرح سے روک لگانا چاہی :. پر اب معلوم ہوتا ہو کہ انتظام آبرسانی ضرور ہوگا - گنگا کا پانی انجن کے ذریعہ سے لایا جائیگا - اور تمام شہر کی صفائی کرنا منظور ہو :. حقیقت یہہ ہو کہ کانپور میں چار مختلف ریلوے آئی ہیں - اور تجارت وسوداگری کی شکل ریلوے کے سبب بہت بدل گئی ہو :. اس شہر میں سولہہ فیکٹری ہیں - بعض میں تین ہزار ملازم اور بعض میں کم - پر کلوں کے وسیلے سے کانپور کی بہت بہبودی ہوئی :. سابق میں کپڑے اور اناج کی منڈی خاص کانپور میں تھی - لیکن آجکل براہ راست بمبئی سے کپڑا منگواتے اور اناج ریلوے کے ہر سٹیشن سے بمبئی اور کلکتہ کو روانہ ہوتا ہو - شہر کے رئیسوں کی آمدنی کم ہوئی - پر چھوٹے اور متوسط درجہ کے آدمی پہلے سے خوشحال ہیں +

محمڈن آبزرور لکھتا ہو کہ جب پارسی لوگ کسی کام کے کرنیکا ارادہ کرتے ہیں اسکو بسرگرمی کرتے ہیں - جام جمشید نے جو بمبئی کا ایک پارسی اخبار ہو ایک فنڈ بضرورت انعام وہی مخبر ہلاکت بجو بائی اور فیروز بائی قایم کیا ہو اُسکی تعداد چھہ ہزار تک پہنچ گئی ہو :. ہر چہار طرف سے پارسی لوگ اس فنڈ میں روپیہ بھیج رہے ہیں +

بقول عام لاہور میں ایک خیاط نے یہہ پیشہ اختیار کر رکھا تھا کہ صاحب لوگوں کے کپڑے سینے کو لیتے اور روانہ شد ہو گئے :. بیچ باچ کوڑے کر لئے :. میاں میر کے دو انگریزوں کو بھی یہی داؤں دیا لیکن بخیہ کھل گیا اور جالندھر سے گرفتار ہوکر آئے - اب آپ کو چار ماہ کے لئے بغیر کرایہ کے مکان میں رہنے کا حکم ملا ہو +

ایک لاہوری بنجار نے یہہ سوچ کر کہ کون تمام دن بیکار لکڑیوں پر بسولا بازی کرے اپنا آبائی پیشہ ترک کر دیا اور نقب زنی میں مشق پیدا کی :. لیکن یہہ پیشہ بھی آنجناب کے مزاج کے موافق نہ آیا :. اسکو بھی ترک کر کے مصنوعی پولیس سارجنٹ بن گئے مزے سے تحقیقاتیں کرنے لگے :. لیکن باوجود اس سیہ کاری کے سفید پوشی نہ چھوڑی کپڑے سفید ہی پہنے رہے :. حال میں آپ ایک گاؤں میں تحقیقات کر رہے تھے قضا کار گرفتار کر لئے گئے :. مقدمہ سرقہ کا تھا اور آپ نے ایک پولیس کے ملازم کی بیوی پر یہی جرم ثابت کیا تھا اُسکا خاوند موجود نہ تھا :. عورت کو دھمکا کر اُس کے کانوں کی طلائی بالیاں چھٹ کیں - رفو چکر ہوا ہی چاہتے تھے کہ دھر لئے گئے اور لاہور حاضر ہوئے - دو جرموں میں ملا کر سال بھر کی قید ہوئی +

بقول اخبار عام کسی مسخرے نے کانگڑہ اور سیالکوٹ سے دو وارنٹ ڈپٹی کمشنر صاحب کے پاس کسی شخص کی گرفتاری کے لئے لاہور بھیجے :. وہ گرفتار کیا گیا - لیکن اُسنے الزام سے صاف انکار کیا :. جب کانگڑہ اور سیالکوٹ کے مجسٹریٹوں سے وارنٹ کی نسبت دریافت کیا گیا - تو انہوں نے لکھا کہ کوئی وارنٹ ہم نے نہیں جاری کیا :. اب اس بات کی تحقیقات ہوگی - کہ یہہ کون استاد ہیں جنہوں نے یہہ جعلسازی کی ہو :. معلوم ہوا کہ وہ ایک لاہوری کے وکیل کے محرر کی کارستانی تھی :. وہ شخص گرفتار بھی ہو گیا ہو - اب دیکھئے عدالت اُس سے کسطرح پیش آتی ہو +

مجسٹریٹ گورکھپور کی عدالت میں حال کا ایک عجیب مقدمہ ہو رہا ہو - جس کا مستغیث ایک بنگالی بابو انجنیئرنگ آفس کا ملازم ہو - مدعا علیہ ایک کنسٹبل پولیس میں ہو :. بابو صاحب نے اس بیان سے نالش کی ہو کہ کنسٹبل مذکور ایک گاڑی والے سے رشوت لے رہا تھا اُسنے ایسا کرنے سے منع کیا - اسپر کنسٹبل نے اسکو مارا :. اگر یہہ صحیح ہو کہ کنسٹبل نے ایسا کیا - تو تحفۂ ہند بجنور یقین کرتا ہو کہ عدالت کنسٹبل سے سخت مواخذہ کریگی +

ایک قیدی آسامی عورت نے بقول تحفۂ ہند جس جرأت اور عقل کے ساتھ جیلخانہ کو الوداع کہا وہ کسی گھسیٹا ڈاکو کے جیل کے بھاگنے سے کمتر تعجب انگیز نہیں ہو :. یہہ عورت جار کے باغ میں مزدوری کرتی تھی - جیلخانہ میں اس نے اپنے بھاگنے کی تدبیر کی جس سے دلیری اور چالاکی پائی جاتی ہو ایک رات جبکہ گزر رہا تھا اپنے جیلخانہ کے تنگ وتاریک کمرہ میں یہہ تنہا تھی - اُسکو جیل سے نکلنے کی ضرورت تھی - لیکن اسقدر سامان نہ تھا کہ سیڑھی یا کمند بنا سکے - فقط ضرورت تھی جسنے ہر طرح اُسکی رہنمائی کی سچ ہو کہ "ضرورت ایجاد کی ماں ہوتی ہو" اسنے اپنے بدن سے بنے ہوئے بلینک کو کاٹا اور پٹی اور سیروں کی سیڑھی لالٹین میں سے رسی کھول کر بنائی اور اس طریقہ سے بچ کر نکل گئی +

کلکتہ - راجہ ساسنی شنکر رائے سکنہ راج شاہی نے

جو ایکٹ عمر رضامندی کے برخلاف بڑے بڑے ایجیٹیشن برپا کرنے والا تھا عام طور پر لکھا ہی کہ ہردوار کے سبلہ کمبہ میں ملک کے تمام بڑے بڑے حصّوں کے عالم فاضل جمع ہوئے تھے - اور اُنہوں نے انگلستان میں ایجیٹیشن برپا کرنے کے معاملہ پر غور و خوض کرنے کے بعد یہہ نتیجہ نکالا کہ غیر ملک کے حکمرانوں کو جو مختلف المذہب ہیں اور جنکے سوشیل آئین مختلف ہیں اُن اعتراضات کے قائل کرنے کی کوشش کرنا جو اس ایکٹ کے برخلاف اُٹھائے گئے جو مذہبی دلایل اور اہل ہنود کے حق میں مضر اثر پر مبنی ہیں بیفائدہ ہی +

تاج الاخبار ناقل ہو کہ بمبئی کے بیچو راجا بائی کے سانحہ کا راز ۳ جون کو تحقیقات سے ظاہر ہو گیا :: منجملہ مجرموں کے مانک جی اسپلاجی پارسی مجرم ثابت ہو کر گرفتار کیا گیا :: دوسرے مجرموں کی تحقیقات سے یہہ بات ثابت ہوئی کہ مانک جی نے بیچو بائی کی عزت برباد کرنیکا قصد کیا تھا جسپر اُسنے مینارے سے گر کر جان دی :: اس کے بعد مانک جی نے بیروز بائی کو قصداً مینارے سے گرا دیا - تاکہ وہ شہادت نہ دیسکے +

راولپنڈی کا اخبار لکھتا ہی کہ وہاں کرشن سنگھ کھتری ٹھہران چھاؤنی وسکوٹ سے نمک خرید کر فروخت کرتا رہا اور ہندو مسلمان لیتے رہے - نمک مذکور سور کے گوشت میں یورپینوں کے واسطے فی بکس ۲۰ سیر پختہ اسکی حفاظت کے لئے ڈالا ہوا ہوتا ہی :: خدا بخش ٹھیکہ دار روٹی والے نے جو پہلے یورپینوں کی ملازمت کرتا رہا اپنے نوکر کے ہاتھ دو آنہ کا نمک منگایا جو کھتری مذکور کی دوکان سے لے گیا - اسکو دیکھتے ہی خدا بخش نے شناخت کر لیا کہ یہہ نمک اچھا نہیں ہی - نوکر کو ہمراہ لیکر اسکی دوکان پر چلا گیا اور چار آنہ کا نمک طلب کیا :: فوراً ایک کنستر نکالکر جو نمک مذکور سے بھرا ہوا تھا دینا چاہا - خدا بخش نے کنستر دیکھتے ہی پکڑ لیا اور اس بات کا شور ہو گیا - مسلمان اس بات کے سنتے ہی برہم ہوئے - فساد ہونے پر تھا - فوراً اس ماجرے کی خبر شیخ نبی بخش سوداگر کو پہنچی جنہوں نے موقعہ پر پہنچکر مسلمانوں کو فساد سے روکا +

مسٹر واربرٹن صاحب بہادر چند روز سے کسی سرکاری کام کے لئے لاہور میں قیام پذیر ہیں - اور اس کے انجام کے بعد پختہ خبر ہو کہ وہ لاہور میں مستقل طور پر مقرر کئے جائینگے - جسکی تمنّا باشندگان لاہور کو بقول رئیس ہند عرصہ سے ہو - صاحب موصوف کے مقدمہ کا حال ناظرین کو معلوم ہو - کہ انہوں نے اخبار ٹریبون کے مالک سردار دیال سنگھ صاحب اور اُنکے بنگالی ایڈیٹر پر دایر کرکے کامیابی حاصل کی تھی - اور اُنکے بعد انکا ارادہ دوسرے لائیبلوں پر دعویٰ کرنے کا تھا - لیکن اُن دعوؤں کو اپیل کے نتیجوں پر ملتوی کیا ہوا تھا :: اب چونکہ سردار صاحب کا اپیل چیف کورٹ سے نامنظور ہو چکا ہی لہذا صاحب موصوف دوسرے لائیبلوں دعاوے کے لئے بالکل تیار ہو گئے ہیں - اور کاغذات اپنے لایق وکیل مسٹر گولڈسبری کے سپرد کر دیئے ہیں - جنہوں نے چار لائیبلوں پر عدالت میں دعویٰ دایر کر دیا ہی - اور تاریخ پیشی ۱ جولائی ۱۸۹۱ء مقرر ہوئی ہی :: مسٹر سنکلیر کونسلی مسٹر واربرٹن نے ۸ ماہ حال کو بابو سیتلا کانت چٹرجی سابق ایڈیٹر اخبار ٹریبون کا تحریری پتہ عدالت صاحب مجسٹریٹ میں دیا جہاں کہ مقدمہ سماعت کے لئے دایر ہی - پتہ گذرانیدہ حسب ذیل ہی "سیتلا کانت چٹرجی" باشندہ پاچینی باڑا پولیس سٹیشن سری نگر تحصیل منشی گنج ضلع ڈھاکہ" یہہ بھی سُنا گیا کہ مدعا علیہ سردار دیال سنگھ ولایت سے ایک انگریز وکیل کو اپنے مقدمہ کی پیروی کے لئے بُلانا چاہتے ہیں جو محض بیفایدہ امر ہوگا :: "چُرا کارے کند عاقل کہ باز آید پشیمانی" +

ملکوں اور شہروں کی مختصر خبریں

انگلستان کی مردم شماری سے معلوم ہوا ہی کہ اس ملک میں کسانوں کی بہ نسبت دستکاروں کا شمار زیادہ ہی +

لنڈن کے مقدمہ قمار بازی میں سر گارڈن کمنگ مجرم ثابت ہوئے :: حضور پرنس آف ویلز کی شمولیت پر تمام اخبار افسوس اور شرم ظاہر کرتے ہیں آپنے قسم کھائی کہ اب جوانہ کھیلیں گے +

انگلستان میں غربا کو سرکار کی طرف سے بلافیس تعلیم دیجائیگی - سال آئندہ کے بجٹ میں دس لکھ پونڈ کا صرف اس کار خیر کے لئے منظور کیا گیا ہی +

ولیعہد روس کی شادی دسمبر میں بڑی دھوم دھام سے سینٹ پیٹرسبرگ میں ہوگی - شاہ نکولس والی مانٹی نگرو کی چوتھی لڑکی انکی دولہن ہونے کا منصب پائیگی +

سلطان زنجبار کے کارخانہ کارتوس میں آگ لگی - سخت نقصان ہوا - سترہ آدمی مرے - چوبیس مجروح ہوئے +

نیویارک میں غریبوں کی مدد کے لئے ۲۰۰ جماعتیں ہیں - انکی طرف سے آٹھ لاکھ روپیہ سالانہ خیرات کے کاموں میں صرف کیا جاتا ہی +

لیری ٹون (نیویارک) سے ایک شدید حادثہ کی خبر آئی ہی - ایک ٹرین میں بارود لئے جاتے تھے اتفاقاً اسمیں آگ لگ گئی ۲۴ مسافر مرگئے - کئی جخمی ہوئے +

اندرونی افریقہ سے ایک خوفناک خبر [illegible] مہم کی نسبت آئی ہی - وہ یہہ کہ اس جماعت کے کل آدمی قتل کئے

گئے اور وحشیاں افریقہ نے کھالئے ✚

چین سے ایک انگریزی مشنری کے قتل ہوجانیکی خبر آئی ہے - ہانگ کانگ میں پادری معہ افسر جنگی کے قتل کیا گیا - پرجوش رعایا نے پادری کے مکانات جلادیئے ✚

شیراز کے حاجی سید اکبر علی رمضان میں یورپینوں کے خلاف مفسدانہ وعظ کرتے تھے - شاہ ایران نے اس سے ناراض ہوکر فوج بھیجی ہزارہا سامعین وعظ سنتے تھے - ۳۰ آدمی قتل اور کئی مجروح کئے گئے ✚

ہانگ کانگ اور شنگھائی میں ترنیڈاڈ پولیس والے سکھ ہیں - انکی تنخواہ اٹھائیس روپیہ سے شروع ہوتی ہے ✚

ایڈیٹران اخبارات پنجاب نے جو میموریل ایڈیٹر طوطی ہند میرٹھ کی معافی سزا کے لئے بحضور گورنمنٹ ممالک مغربی و شمالی بھیجا تھا وہ نامنظور ہوا ✚

بمبئی احاطے کے چھ پاگل خانوں میں گذرے سال ۱۰۰۴ پاگل تھے - سال میں ۲۹۲ پاگل بھرتی کئے گئے جنمیں ۶۴ - انگریز ۴۸ یوریشین اور ۱۲ پارسی ہیں ✚

دہلی سے کراچی تک ایک سیدھی ریلوے تعمیر کی جانیکے لئے سرکار ہند اپنی رضامندی ظاہر کرتی ہے - اس تجویز سے قدیم دارالسلطنت کی رونق پھر بحال کیجائیگی ✚

رنگون ۴ جون دوشنبہ کی رات کو کلکٹی سیشن بروم کے قریب ڈکیتی ہوئی ایک پولیس مین مارا گیا - ایک قید ہوا - فوجی پولیس مین ڈاکوؤں کا تعاقب کر رہے ہیں ✚

ہگلی کے زمینداروں نے گورنمنٹ کو عرضی دی ہے کہ ہندوؤں کے متبرک میلوں میں داعظ پادریوں کو آنکی ممانعت کی جائے کیونکہ اس سے فساد کا احتمال ہے - یہ ہندوؤں کو خوب سوجھی ✚

ٹونگل جنرل کو پھانسی کا حکم ہوگیا - چونکہ منی پور کے بلوہ کے متعلق ابھی اس سے بہت کچھ دریافت کرنا ہے - لہذا بالفعل سزا ملتوی رہیگی ✚

مہاراجہ میسور نے پونا کے جج آر - بی مادھو راؤ کو دو ہزار سات سو روپے دیئے ہیں تاکہ انکو بطور خود شہر کی مختلف مجلسوں میں تقسیم کرے ✚

مدراس میں ایک برہمن بھنگی سوامی نامی نے وعدہ کیا ہے کہ جو شخص وید اور دیگر مقدس کتابوں سے ذات کی قید ثابت کردے تو میں اسکو پانسو روپیہ انعام دونگا ✚

بھاگلپور میں جو ایک مقدمہ گاؤکشی کا تین سال کے عرصہ سے لڑ رہا تھا حال میں اسکا فیصلہ ہوگیا - اسلامی پارٹی نے ڈگری حاصل کی ✚

دکن سٹنڈرڈ لکھتا ہے کہ عبدالواحد جسکی نسبت مقدمہ خون میں تحقیقات کا حکم ہوا وہ فرانسیسی آبادی ہند میں چلا گیا ہے اسکی گرفتاری فارن آفس کے ذریعے چاہی گئی ہے ✚

حیدرآباد دکن میں راجہ اندر کرن بہادر اپنے مکان میں چاندماری کی مشق کر رہے تھے اتفاقاً ایک ملازم سامنے آیا اور نشانہ بنا - فوراً ٹھنڈا ہوگیا ✚

بلوہ بنارس کے متعلق سکرٹری میونسپلٹی نے عدالت میں اظہار دیا کہ لیمپوں کے ٹوٹنے سے تقریباً پانچ سو روپیہ کا نقصان ہوا ✚

جبلپور میں شنبہ کی رات کو شدت کا طوفان آیا بجلی گرنے سے ریلوے سٹیشن اور دیگر مقامات پر بہت نقصان ہوا - درخت ٹوٹ کر تار برقی پر گرے جس سے خبروں کی آمدورفت رک گئی تھی ✚

ڈھاکہ کے سشن جج کے اجلاس سے ایک عورت اور اسکے آشنا کو خاوند کے قتل کے جرم میں سزا ہوئی - عورت کو حبس دوام بعبور دریائے شور اور مرد کو پھانسی کی سزا کا حکم ہوا ✚

سنا گیا کہ رامپور میں فساد برپا ہونیکا خوف و احتمال ہے - رعایا پرجوش بیان کی جاتی ہے - خوف کیجاتا ہے کہ اس حالت کے لحاظ سے انگریزی فوج وہاں بھیجی جاویگی ✚

ریاست رامپور میں جنرل اعظم الدین خان کی جگہہ ایک یورپین افسر مقرر ہوا ہے - ہندوستانی اخبارات اس تقرر سے ناخوش معلوم ہوتے اور کڑکڑاتے ہیں ✚

کانپور گزٹ شاکی ہے کہ ملک میں لڑکیاں بھیڑ بکریوں کیطرح آجکل فروخت کی جاتی ہیں - اس رسم بد کے انسداد پر سرکار ہند کو توجہ کرنا نہایت ضرور ہے ✚

برٹش گورنمنٹ کی جانب سے سردار محمد افضل خان جدید ایجنٹ کابل مقرر ہوئے ہیں - سردار موصوف یکم جون کو بیس آدمیوں کے ساتھ کابل کو روانہ ہوئے ✚

لاہور سے حال میں ایک یورپین انجنیر اور ایک یورپین مدرسی اور ایک ڈاکٹر امیر کابل کی ملازمت کرنے کے لئے روانہ ہوئے ہیں - یورپین خوب بھرتی ہو رہے ہیں ✚

مہارانی صاحبہ کپورتھلہ کو انگریزی تعلیم سے بہرہ ور کیا جائیگا - ایک یورپین لیڈی اس کام کے لئے ملازم رکھی گئی ہے - ناعاقبت اندیش اس امر کی نسبت بیجا نکتہ چینیاں کر رہے ہیں ✚

چند روز ہوئے کہ اٹاری کے قریب ایک جاٹنی کے تین لڑکے پیدا ہوئے - یہ تینوں لڑکے ابھی تک زندہ اور صحیح سلامت ہیں ✚

جالندھر میں امام بخش آتشباز کے گھر میں کسی طور سے آتشبازی کو آگ لگ گئی - اکثر مکانات و مال و اسباب کے نقصان کے علاوہ چھ آدمی جلکر مرگئے ✚

بقیہ مولود مقدس

۴۰ بولا وہ یوں کہ کیا ہی خوشی کی ہے بات آج — آنکھوں نے میرے دیکھلی تیری نجات آج
بندہ پہ اپنے کر نظر التفات آج — رخصت سلامتی سے کر اے پاک ذات آج
یعقوب کا جلال ہی قوموں کا نور ہے
مریم سے پھر کہا کہ یہہ ہونا ضرور ہے

۴۱ بہتیرے گرنے کے ہوں سزاوار دیکھنا — اُٹھنے کے اکثروں کے ہوں آثار دیکھنا
گذریگی تیری جان سے تلوار دیکھنا — تا منکشف دلوں کے ہوں اسرار دیکھنا
حیران دونوں دل میں ہوئے اس کلام سے
تب ناصرہ کو لوٹ گئے اُس مقام سے

۴۲ پورب میں تھے مجوسی کئی اک ستارہ داں — ابنِ خدا عیاں ہوا استارۂ
ملک یہودیہ میں وہ آئے رواں دواں — کی عرض انہوں نے آکے ہیرودیس سے وہاں
پیدا یہودیوں کا ہوا بادشاہ ہے۔
کس برج میں بتایئے ہمکو وہ ماہ ہے

۴۳ جب اُن مجوسیوں سے ہیرودیس نے سُنا — پیدا یہودیوں کا ہوا آج بادشا۔
سردار کاہن اور فقیہوں کو تب بلا۔ — کہنے لگا بتاؤ کہ یہہ کیا ہے ماجرا۔
بولے وہ یوں نبی نے نبوت سنائی ہے
بیت اللحم کی بستی میں اُسکی ادائی ہے

۴۴ تب اُن مجوسیوں سے ہیرودیس نے کہا — تحقیق کرکے مجھکو بھی بتلاؤ پتا
میں بھی کرونگا سجدہ اُسے جاکے دیکھنا — نکلا جو پھر ستارہ روشن سر سما
ٹھہرا وہ آفتاب صداقت کے سامنے
آئے مجوسی اُس مہ قدرت کے سامنے

۴۵ سجدہ کیا حضور خدائے جہاں پناہ — وہ تھا یہودیوں کا جو روحانی بادشاہ
مشعل فروز جس کے شب و روز مہر و ماہ — وہ نور جس سے دور ہو تاریکیٔ گناہ
لوبان سونا مُر جو تھے نذر چڑھا دیا
پھر خواب میں فرشتہ نے رستہ بتا دیا

۴۶ پہنچی جو کان میں یہہ ہیرودیس کے خبر — یعنی مجوسی لوٹ گئے اُس سے مکر کر
غصہ ہوا بہت ہی ستمگار بدسیر — بیت اللحم اور اُسکے قریبی اِدھر اُدھر
بچے جو دو برس کے تھے قتل کرا دیئے
کوچے تمام بچوں کی لاشوں سے بھر دیئے

۴۷ اب بارہویں برس کی سناتا ہوں داستاں — جاتے یروشلم کو تھے ہر سال باپ ماں
کثرت کے ساتھ عید کو آئے تھے مرد ماں — اس بھیڑ میں وہ رہگیا چھٹکر جو ناگہاں
ماں باپ رونے پھرنے تھے عیسیٰ کدھر گیا
مرتے ہیں ہم تو غم سے مسیحا کدھر گیا۔

۴۸ ڈھونڈھا بہت تلاش اِدھر کی اُدھر گئے — پوچھا ہر ایک شخص سے بیخبر گئے
آخر یروشلم کی طرف لوٹ کر گئے — یوں پھرتے پھرتے تا در ہیکل گذر گئے
ہیکل میں دیکھتے ہیں کہ خیر الانام ہے۔
وہ ربیوں کے ساتھ میں کرتا کلام ہے

۴۹ اس ابتدائے عمر میں وہ طرز گفتگو — حیران لوگ ہوتے تھے سُن سُن کے موبمو
استاد بند ہوتے تھے عیسیٰ کے روبرو — تب ماں نے یوں کہا میرے بیٹے کدھر تھا تو
تو مجھ سے اور باپ سے یوں کیوں بھٹک گئے
دونوں کے دونوں ڈھونڈھ پھرے تھک تھک گئے

۵۰ سنجیدگی کے ساتھ مسیحا نے تب کہا۔ — کیوں تم نے مجھکو ڈھونڈھا خبر تم کو کیا
رہنا ہے اپنے باپ کے گھر مجھکو دائما — مریم نہ سمجھی راز مسیح کی بات کا
آخر کو اُنکے ساتھ گیا لوٹ کر مسیح۔
یوں تابعدار اُن کا رہا عمر بھر مسیح

۵۱ جب پورے تیس سال کا عیسیٰ جواں ہوا — بپتسمہ پانے کیلئے گھر سے رواں ہوا
وُہ تیم سخالب یردن عیاں ہوا — خواہان اصطباغ یوحنا سے واں ہوا
بولا وہ میں تو آپ ہوں محتاج اصطباغ
پاؤں جو تجھسے ہو مجھے معراج اصطباغ

۵۲ بولا مسیح پاک کہ اب یہہ بھی ہونے دے — کرنا ہے پورا ساری رسومات کا مجھے
بپتسمہ پاکے نکلا جو یردن کے بحر سے — در ہائے آسمان خداوند پر کھلے
بولا سروش غیب کہ آنکھوں کا تارا ہے
راضی میں اس سے یہہ میرا فرزند پیارا ہے

۵۳ روح القدس نے مثل کبوتر کیا نزول — یعنی مسیح پاک کے سر پر کیا نزول
زان بعد بھی لکھا ہے کہ اکثر کیا نزول — پر یہہ تقرری کا مقرر کیا نزول
اس سے یہہ ہم کو خوب سمجھ لینا چاہیئے۔
پانی کے ساتھ روح کا بپتسما چاہیئے

(باقی پھر)

ضرورت

کانپور کرائیسٹ چرچ ہائی سکول کی لوئر کلاسوں کیواسطے ایک انگریزی ٹیچر اور ایک فارسی خوان منشی کی جو خوشنویس بھی ہو ضرورت ہے۔ درخواست معہ اسناد اور طلب تنخواہ جلد بنام منیجر کرائیسٹ چرچ ہائی سکول کانپور کے نام بھیجنا چاہیے +

بہت جلد ضرورت

سکاچ مشن گرل سکول گجرات کے لئے ایک دیندار مسیحی استانی کی ضرورت ہے جو اپر پرائمری تک درنیکولر میں خاطر خواہ طور سے تعلیم دے سکے۔ تنخواہ حسب لیاقت ۲۰ سے ۳۰ روپیہ تک دیجائیگی۔ درخواستیں بہت جلد مجھ مشتہر کے پاس آنی چاہئیں +

المشتہر

مس ایچ۔ میکنزی صاحبہ سپرنٹنڈنٹ سکاچ گرل سکول گجرات۔ پنجاب

نامہ نگار صاحبان کو اطلاع

ایم منظر صاحب۔ کلکتہ۔ آپکا مضمون بڑا لمبا ہے اور لکھا بھی ذرا خوشخط ہے۔ اور اگرچہ اُسمیں بعض باتیں ہمارے مخالف رائے ہیں تاہم ہم جولائی کے نور افشاں میں شایع کیا جائیگا +

ڈاکٹر احمد شاہ صاحب۔ رتلام۔ آپ نے ملازمان مشن کے حق تصنیف کی بابت جو بذریعہ نور افشاں رائے طلب کی۔ بہتر یہ ہے کہ یہ استفتا رتلام ہی کے اخبار گیان تیر کا میں شایع کرادیں +

پادری ق ج صاحب مخیاد۔ آپ کے عمدہ امداد کے لئے جو نسبت اشاعت مسدس مصنف بابو کیدار ناتھ صاحب فرمایا آپ کا شکر ہے۔ افسوس ہے کہ بجز آپ کے کسی نے اسکی مدد کے لئے سانس تک نہ لیا۔ بہتر یہ سمجھا گیا ہے کہ مسدس مذکور بذریعہ نور افشاں ہی شایع کیا جاے۔ مصنف صاحب کی بھی یہی مرضی معلوم ہوئی +

ایڈیٹر

لودیانہ

یہہ ایک بڑا امید علامت ہے۔ کہ یہاں کے سیدوں میں جو قریب چار سو برس سے بود و باش رکھتے۔ بیوگان کا عقد ثانی مثل دیگر اکثر شہروں کے محمدیوں کے معیوب سمجھا جاتا تھا۔ بتاریخ ۱۷ جون سنہ رواں مسماۃ کریم النسا بیوہ کا عقد ہمراہ ماموں شاہ پسر قادر شاہ بالمواجہ سادات اہل محلہ برضامندی بیوہ مذکورہ عمل میں آنے سے ایک عمدہ و مفید نظیر قایم کی گئی ہے۔ اکثر معزز اشخاص جنکے نام لکھنا باعث طوالت ہے جلسہ نکاح خوانی میں حاضر تھے :. یہہ عقد نکاح شیعہ طریقہ پر پڑھایا گیا +

۱۹ ماہ حال کو شام کے ۷ بجے میونسپل ہال میں پرہیزگاری کا ایک جلسہ فراہم ہوا۔ جسکے آنریری سکرٹری مسٹر آیم وایلی منیجر مشن پریس و میونسپل ممبر ہیں۔ اور جلسہ کے پریزیڈنٹ اُسوقت کے لئے سردار یار محمد خان صاحب پنشنر اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر قرار دیئے گئے :. اولاً مولوی محمد حسن صاحب نے ایک مُدلل تقریر نقصانات شراب اور اُسکے انسداد و کمی کی تدبیروں پر مشتمل حاضرین جلسہ کے روبرو کی۔ آپ کی آواز چھوٹی اور لہجہ دلکش نہ ہونے کے باعث بعض سامعین کما حقہ مطلب مضمون سے مستفید نہ ہوئے۔ بعد اُسکے لالہ راجبہادر عزت الله خزانچی سدر نے بڑی لیاقت کے ساتھ عمدہ طرز پر ایک ازبر تقریر میں اشیائے منشی خصوصاً شراب کے عیب و صواب اور اُس سے محترز رہنے کی ضرورت پر بیان کیا۔ اُنکے بعد پادری آرتھر یونگ صاحب سپرنٹنڈنٹ سی ٹی بورڈنگ سکول لودیانہ نے انگریزی زبان میں دکیونکہ آپ تازہ ولایت ہیں) نہایت دلچسپ و موثر بیان کیا۔ جس سے یقین ہے کہ انگریزی دان اشخاص بہت مستفید ہوئے ہونگے :. سید سردار علی صاحب نے بھی چند منٹ اسی قسم کی گفتگو کی۔ اور جیز رعاس کرکے بیٹھ گئے۔ سبھوں کے پیچھے خواجہ احسن شاہ صاحب نے ایک مختصر تحریری مضمون جو آپ گھر سے تیار کرا کے لائے تھے بمشکل پڑھکے سُنایا۔ اختتام جلسہ پر سکرٹری صاحب اور پریزیڈنٹ صاحب نے حاضرین کا شکریہ ادا کرکے کلمات رخصت سنائے جسپر سب اپنی جگہوں سے اُٹھکر چلنے لگے۔ کہ اس اثنا میں بابو دیوی چند صاحب جو کہ لودیانہ آریہ سماج کے سکرٹری ہیں (اور مجلس پرہیزگاری لودیانہ کے پریزیڈنٹ ہیں) بے فرمائے فرم گئے۔ اور ایک کاغذ ہاتھ میں لیکر پڑھنے کو کھڑے ہو گئے :. لوگ جو اُٹھ کھڑے ہوئے تھے طوعاً و کرہاً پھر بیٹھ گئے۔ معلوم نہیں کہ انکا منشا تحریر کیا تھا، کیونکہ ہم اُسوقت چلدیئے تھے۔ بہرحال ایسے جلسوں کے ہونے سے کچھ نہ کچھ فایدہ ضرور ہوتا ہے اور لوگوں کو معلوم ہوتا ہے کہ ایک مجلس لودیانہ میں قایم ہے جو مسکرات و منشی کی مخالف ہے +

قادیانی صاحب بھی اس جلسہ میں مدعو ہوے تھے لیکن باوجود اصرار حاضرین جلسہ کے آپ کچھ نہ بولے سُنا گیا کہ آپ کے مُنھ میں آبلے پڑے ہوئے ہیں لہذا بولنے سے معذور رہے +

اس ہفتہ کی پیدایش ۱۸۔ اموات ۲۲۔ کی رپورٹ برکت علی چپراسی کی معرفت دفتر لہذا میں پہنچی +

واسطے پادری ای پی نیوٹن صاحب کے امریکن مشن پریس لودیانہ میں مسٹر آیم وایلی منیجر کے اہتمام سے چھپا